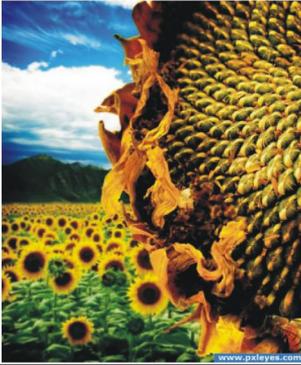


سورج مکھی - Sunflower (Helianthus annus)



☆ سورج مکھی (جنوری تا مئی) - کپاس (جون) - گندم (دسمبر)
☆ سورج مکھی (جنوری تا مئی) - چارہ (جولائی تا اگست) - گندم (دسمبر)
☆ سورج مکھی (جولائی تا اگست) - گندم (دسمبر) - سبزی (جون تا جولائی)

زمین: سورج مکھی میرا اور بیماری میرا زمین میں بہتر پیداوار دیتا ہے۔ زیادہ کمزور، رتھلی یا تم پھور والی زمین اس کے لیے موزوں نہیں۔ پانی کی یکساں ترسیل اور بچت کے لئے زمین کی لیئر لیولنگ ضروری سمجھی جاتی ہے۔ بہتر گاؤ کے لئے روٹاویٹر کی مدد سے ہاریک زہنی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس فصل کی جڑوں کی گہرائی اکثر و بیشتر تین فٹ تک ہوتی ہے جو 2 تا 5 فٹ دوری سے زیادہ تر خوراک حاصل کرتی ہیں۔ زمینی ساخت کی مناسبت سے اس کی جڑوں کی گہرائی 5 فٹ سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے کافی گہرائی تک زمین تیار کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ دھان کے بعد سردیوں میں خالی پڑے ایسے کھیت جن میں گندم نہ کاشت کی جا سکی ہو وہاں ڈسک یا رچیل چلانے کے بعد سورج مکھی کاشت کرنا چاہئے۔ اسکی کاشت



سورج مکھی کے بیجوں میں 40 سے 42 فیصد خوردنی تیل اور 22 فیصد لچھیا ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ وٹامن اے، بی اور کے بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ خوردنی تیل مہنگا ہونے کی وجہ سے یہ بھی اہم فصل بنتا چا رہا ہے۔ ہر سال سوارب روپے سے زیادہ رقم کا خوردنی تیل باہر سے منگوا جاتا ہے۔ زر مبادلہ کے اخراجات کم کرنے کے لئے سورج مکھی کی وسیع پیمانے پر کاشت بہت ضروری ہے۔

فصلی ترتیب: پنجاب کے مختلف علاقوں میں یہ فصل مندوجذیل فصلی ترتیب کے ساتھ کاشت کی جا سکتی ہے:
☆ سورج مکھی (جنوری) - چاول (جون) - آلو یا مٹر (اکتوبر)

تو اس کے لئے بارش انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔
اقسام: موسم کی مناسبت سے مناسب قسم کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ سورج مکھی کی دوغلی اقسام کا شت کرنی چاہئے۔ ہر سال 350 ملین روپے سے زیادہ رقم سورج مکھی کی دوغلی اقسام کے بیجوں کی درآمد پر خرچ ہوتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مقامی طور پر سورج مکھی کی دوغلی اقسام کا وافر شرح تیار کیا جائے۔

پاپونفر 6470، این کے 265، پاپونفر 6435،
 پاپونفر 6451، ڈی کے 4040، CRN-1435،
 101-G، بن کراس۔ 825، DK-4040،
 187-SF، Super 25، SH-3322،
 NK-212، SF-177 اور HS-341 بہتر اقسام
 ہیں۔ ان کی پیداواری صلاحیت 30 تا 40 من فی ایکڑ
 سے زیادہ ہے۔ جن اقسام کے پھول پکنے کے دوران
 نیچے کو جھک جاتے ہیں ان میں پرندے کم سے کم نقصان
 پہنچاتے ہیں۔

مقامی دوغلی اقسام: ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کی اقسام
 میں FH-331 اور FH-259 زیادہ اہمیت کی حامل

اگرچہ پورے پنجاب میں کی جاسکتی ہے لیکن سیالکوٹ،
 گوجرانوالہ، قصور، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، بہاولپور، ساہیوال
 ، ملتان، لودھراں، بہاولپور اور بہاولنگر میں زیادہ ہوتا ہے۔

آب و ہوا: اس کی بہتر پیداوار کے لئے معتدل گرم
 خشک آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگاؤ کے دوران
 موسم گرم مرطوب (25 تا 30 سینٹی گریڈ کے درمیان)
 رہے، بڑھتی کے دوران مناسب وقفوں سے بغیر
 آدھی کے بارش ہو اور پکنے کے دوران معتدل اور خشک
 رہے تو اس کی بھرپور فصل حاصل ہو سکتی ہے۔

سورج مکھی کو اگاؤ کے لئے کم از کم 13 تا 18، اوسطاً 21
 تا 28 اور زیادہ سے زیادہ 35 تا 38 درجہ سینٹی گریڈ کی
 ضرورت ہوتی ہے۔ اگر پھول آنے کے دوران موسم زیادہ
 دنوں تک 80 فیصد سے زیادہ مرطوب رہے تو بیماری (ہیڈ
 رات) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ پھول آنے کے بعد دانہ
 بننے کے دوران خصوصاً مئی جون میں آدھی سے گر کر کافی
 نقصان ہو سکتا ہے۔ وسط فروری سے پہلے پہلے فصل
 کا شت کر دی جائے تو بارشوں سے پہلے پک جاتی ہے۔
 ورنہ لیٹ کا شت فصل جب جون کنت آخر میں پکتی ہے



دوغلی اقسام کی دریافت کے لئے تحقیق کی جا رہی ہے



جھی ہوئی اور سیوھی اقسام



ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کی اقسام میں FH-331 اور FH-259 زیادہ پیداوار دیتی ہیں

کے شروع میں پک جاتی ہے۔ بہاریہ فصل کو اگر زیادہ لیٹ (مارچ میں) کاشت کیا جائے تو پھول آنے کے دوران سخت گرمی ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف پھولوں کے درمیان میں دانے نہیں بنتے بلکہ لیٹ پکنے کی وجہ سے بارشوں کا شکار ہو سکتی ہے۔ اس لئے بہاریہ سورج مکھی کا وقت کاشت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

ب۔ موسمی کاشت: خزاں کی فصل یا موسمی کاشت 25 جولائی سے 10 اگست کے درمیان کی جائے۔ یہ فصل نومبر کے دوران پک جاتی ہے۔ اس کی فی ایکڑ پیداوار بہاریہ فصل کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

ج۔ موسمی اور بہاریہ کا فرق بہاریہ کاشت کی پیداوار موسمی کاشت کے مقابلے میں اکثر زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ جنوری سے لے کر اپریل تک کے طویل عرصہ کی جسمانی نشوونما کی وجہ سے اس کے پھول میں زیادہ خوراک جمع ہوتی ہے اور اسی وجہ سے بہاریہ فصل کی پیداوار اکثر و بیشتر موسمی کاشت کے مقابلے میں زیادہ

ہیں۔ یہ اقسام غیر ملکی اقسام کے مقابلے میں ایک ہفتہ پہلے پک جاتی ہیں لیکن ان کی پیداواری صلاحیت غیر ملکی اقسام کے مقابلے میں قدرے کم ہے۔

بیج کی دستیابی: غیر ملکی اقسام کا بیج مانسینٹھو یا دیگر پرائیویٹ سید کنپنی سے جبکہ مقامی اقسام کا محدود مقدار میں پاکستان سید کارپوریشن اور ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیمل آباد سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

وقت کاشت: سورج مکھی کی فصل سال میں دو مرتبہ یعنی بہاریہ اور موسمی کاشت کی جاسکتی ہے۔ دونوں موسموں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

الف۔ بہاریہ کاشت: وسطیٰ و جنوبی پنجاب میں بہاریہ فصل وسط جنوری تا وسط فروری کے دوران جبکہ شمالی پنجاب میں شروع فروری سے لے کر مارچ کے پہلے ہفتے تک کاشت کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ جنوری کے آخر سے لیکر فروری کے درمیان کاشت بہاریہ فصل ہر لحاظ سے بہتر رہتی ہے۔ بہاریہ فصل مئی کے آخر یا جون



جب فصل 45 دن کی ہو جائے تو کھاد ڈال کر مٹی چڑھا دی جائے

الف۔ کتنی کھاد ڈالی جائے: بہاریہ فصل میں کھاد کی مقدار خزاں کی فصل کے مقابلے میں زیادہ استعمال کی جائے۔ آلو کے بعد کا شنبہ بہاریہ فصل کو کم جبکہ گنروں زمین میں یاد صان کے بعد کا شنبہ فصل میں کھادوں کی زیادہ مقدار استعمال کی جائے۔ سورج مکھی کے لئے 25-23-35 تا 25-23-55 کلوگرام نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ مقدار زرخیز، ڈمی اے پی، نائٹرو فاس، یوریا اور ایس او پی جیسی کھادوں سے پوری کی جا سکتی ہے۔

ب۔ کھاد کب ڈالی جائے؟ ساری فاسفورس و پوٹاش اور

حاصل ہوتی ہے۔

کھادیں: کھاد ڈالنے سے سورج مکھی کی پیداوار میں 30 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔ زمینی زرخیزی، وقت کاشت، اقسام کے فرق کے علاوہ طریقہ کاشت، ذریعہ آبپاشی کی نوعیت، زمینی ساخت اور فصلی ترتیب جیسے امور کے تغیرات کی مناسبت سے کھادوں کی مقدار میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ سورج مکھی کافی زیادہ خوراک کی اجزا حاصل کر کے زمین کو کمزور کر دیتا ہے اور اسی لئے اس کے بعد کا شنبہ کپاس کی پیداوار اکثر کم آتی ہے۔



ڈوڈیاں بننے کے دوران کھاد کی آخری قسط ڈال دی جائے

ج۔ آپاشی کے نازک مراحل: پہلے پچاس دن یا دو فٹ اونچائی تک، پھول آوری اور دانہ بھرنے کے دوران پانی کی کمی ہولو سورج کھسی کی پیداوار بری طرح متاثر ہو سکتی ہے۔

ایک تہائی نائٹروجن بوقت کاشت جبکہ بقیہ نائٹروجن ڈوڈیاں بننے پر ڈالیں۔
آپاشی: بہاریہ سورج کھسی کو موسم کی مناسبت سے 4 تا 6 مرتبہ آپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مناسب



پولی نائٹروجنوں کی حفاظت کے پیش نظر پھول آوری کے دوران پھر سے نہ کی جائے

شرح بیج اور پودوں کی تعداد: شرح بیج کا انحصار اس کی روئیدگی، زمینی ساخت، وقت و طریقہ کاشت جیسے کئی امور پر ہوتا ہے۔ بہاریہ فصل میں بیج کی مقدار خزاں کی فصل کے مقابلے میں قدر سے زیادہ استعمال کی جاتی۔

الف۔ پٹریوں پر کاشت: اچھی طرح تیار کردہ صحت



90 فیصد گاؤں والا بیج 2.5 تا 2.6 کوگرام فی ایکڑ استعمال کیا جاتا ہے

مند اور میرا ز میں پٹریوں یا کھلیوں پر چوکے سے

دقتوں سے بارش ہو جائے تو تعداد میں کمی کی جائے۔ بہاریہ فصل میں پانی کی مقدار خزاں کی فصل کے مقابلے میں زیادہ استعمال ہوتی ہے۔

الف۔ بہاریہ فصل: ڈرل سے کاشتہ بہاریہ فصل کو پہلا پانی 20 دن بعد از اگاؤ، دوسرا مزید بیس یوم بعد، تیسرا پھول آنے پر اور چوتھا بیج بننے وقت اور پانچواں دانے کی دودھیہ حالت میں لگانا ضروری ہے۔

ب۔ موسمی فصل: موسمی فصل کو 20 دن بعد از اگاؤ، دوسرا پانی پھول آنے پر، تیسرا بیج بننے کے دوران اور چوتھا حسب ضرورت لگایا جائے۔ پھول آوری کے دوران پانی کا سوکا گلنے سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔

پیداوار دیتا ہے۔ بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے دوڑوں موسموں میں فصل کو پتھریوں یا کھلیوں کے کناروں پر چوکے لگا کر کاشت کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

ب۔ کاشت بذریعہ ڈرل: موسمی کاشت ڈرل سے بھی کی جاسکتی ہے۔ اس صورت میں اقسام کی مناسبت سے انٹوں کا باہمی فاصلہ آپاش علاقے میں ڈیزھ تا سوا دو فٹ اور بارانی کاشت کی صورت میں دو تا اڑھائی فٹ ہونا چاہئے۔ ڈرل سے کاشت فصل میں چھدرانی کا عمل ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگاؤ مکمل ہونے کے بعد مناسب فاصلے پر ایک ایک پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیے جائیں۔

ج۔ پودوں کا فاصلہ: آپاش علاقوں میں بیشتر اقسام

کاشت کی صورت میں نوے فیصد سے زیادہ اگاؤ والا دو تا اڑھائی کلوگرام فی ایکڑ ڈالا جاتا ہے۔

ب۔ ڈرل سے کاشت: ڈرل سے کاشت کی صورت میں تین کلوگرام سے کم نہ ڈالا جائے۔

ج۔ پودوں کی تعداد: بہتر پیداوار کے لئے کسی بھی طریقے سے کاشت سورج مکھی کی بیشتر اقسام کے آپاش علاقے میں فی ایکڑ 30 تا 35 ہزار اور بارانی علاقے میں 20 تا 25 ہزار پودے لگانے ضروری ہیں۔

طریقہ ہائے کاشت: سورج مکھی کو پتھریوں کے کناروں پر چوکے لگا کر یا تری زمین میں ڈرل کے ذریعے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ دونوں طریقوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:



کھلیوں کے کناروں پر چوکے لگا کر کاشت کرنے کی سفارش کی جاتی ہے

میں پودوں کا باہمی فاصلہ 9۵ تا 1۰۶ انچ اور بارانی کاشت کی صورت میں 9 - 12 انچ رکھا جائے۔ پتھریوں کے طریقے سے کھالی کے ایک طرف کاشت کی صورت میں

الف۔ پتھریوں یا کھلیوں پر کاشت: اگرچہ سورج مکھی کو ڈرل کی مدد سے بھی کاشت کیا جاسکتا ہے لیکن پتھریوں کے طریقے سے کاشت کیا گیا سورج مکھی زیادہ

کر کے سٹور کریں۔ بیجوں میں کچرے کی مقدار 2 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے ورنہ مارکیٹ میں اس کا ریٹ کم ملتا ہے۔ زیادہ مرطوب بیج سٹور کرنے سے جلدی خراب ہو جاتا ہے۔

بیج۔ پیداوار: سورج مکھی عموماً 22 تا 24 من فی ایکڑ حاصل ہوتا ہے لیکن بہتر موسمی حالات اور جدید پیداواری ٹیکنالوجی کی بدولت 30 تا 35 من تک حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مارکیٹنگ، ترسیل اور قیمت کا اتار چڑھاؤ

بھاری فصل جون میں اور موٹی فصل نومبر میں پک کر مارکیٹ میں آتی ہے۔ اس کا ریٹ پیداوار اور معیار کے لحاظ سے گھٹتا

بھی ان کا فاصلہ اڑھائی فٹ اور پودوں کا 9 انچ رکھا جائے۔ بیجوں کو ایک تا ڈیڑھ انچ گہرا کاشت کیا جائے۔

برداشت اور پیداوار: یہ فصل اقسام کی مناسبت سے عموماً 110 تا 120 ڈنوں میں پکتی ہے۔ بھاری فصل مئی کے دوران اور موٹی یا خزاں کی فصل نومبر کے دوران پک جاتی ہے۔

الف۔ پکنے کی علامات: پکنے کی علامات میں پھولوں کی پشت زرد یا سنہری ہونا، پھول کے کنارے کی سبز پتیوں کا بھورا ہونا، پتیوں کا نصف سے زیادہ زرد ہو جانا، بیج کا سخت ہو جانا شامل ہیں۔ پھول کاٹ کر دو تین دن دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد ڈھڑے یا



سورج مکھی کو چار کول رات یا سنے کی سڑن زیادہ نقصان پہنچاتی ہے

بڑھتا رہتا ہے۔ حکومت کی غلط پالیسی کی وجہ سے اس کی مارکیٹنگ کا نظام ناقص ہونے اور دیگر فصلوں کے ساتھ سخت مقابلے کی وجہ سے سورج مکھی پنجاب میں بڑی فصل کا درجہ

تھریٹر کی مدد سے بیج نکالے جائیں۔ اگر مشینی کٹائی کرنی ہو تو زیادہ پکنے کا انتظار کریں۔

ب۔ نمی کا تناسب: دانے نکال کر آٹھ فیصد نمی پر خشک

حاصل نہیں کر سکا۔

بیماریاں۔ سورج کبھی کوچا رکھوں واٹ یا تنے کی سڑن، برگ جھلساؤ اور پھول کا گاالا (ہیڈ رات) جیسی بیماریاں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

الف۔ ہیڈ رات اور چارکول رات فصل کی پکانی کے دوران زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ ہیڈ رات عام طور پر پرندوں کے پھول زخمی کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان کے شدید حملہ کی صورت میں فصل تباہ بھی ہو سکتی ہے۔ پتوں کا جھلساؤ یا آئلر نیبر یا باڈ ٹنڈر کی فصل پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔ جموعی طور پر بہار میں فصل پر پاپوں سے کم متاثر ہوتی ہے۔ ب۔ انسداد: ان سے بچاؤ کے لئے کاشتچی امور خصوصاً

ٹان 2 گرام فی لٹری پانی ملا کر یا اس کے متبادل زہر پھولوں کی پشت پر ایک تا دو مرتبہ ہیرے کی جاسکتی ہے۔

کیڑے کوڑے۔ سورج کبھی میں قدرتی طور پر کانی زیادہ شکاری کیڑے موجود ہوتے ہیں جو نقصان دہ کیڑوں کو کھاتے ہیں۔ اس لئے زہر ہیرے کرنے سے پہلے ان کی تعداد کا اندازہ لگانا ضروری ہے۔ اس کے باوجود سورج کبھی پر ٹوک، سفید مکھی، امریکن سنڈی، انگری سنڈی، مہاتاتی جو کیں اور کئی قسم کے کیڑے حملہ آور ہوتے ہیں۔ جگہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے مندرجہ ذیل یا ان کے متبادل زہریں استعمال کی جاسکتی ہیں: سفید مکھی کے لئے موسیلا ان یا اسیبیا پر ڈ 125 گرام



پولی ٹیلر مکھیوں کی حفاظت کے پیش نظر پھول آوری کے دوران سپرے نہ کی جائے

تھرپس اور چرسٹ سیمیلہ زیادہ ہوقو امیڈ ایا کونفیڈار 200 ملی لٹرسولن پانی ملا کر سپرے کی جاسکتی ہیں۔

امریکن سنڈی: امریکن سنڈی اور ہیڈ ماتھ عام طور پر پھول گلنے کے دوران حملہ کرتی ہیں۔ بیجوں کو کھا کر نقصان پہنچاتی ہیں۔ امریکن سنڈی سے بچاؤ کے لئے ٹریسر 50

کھا داور پانی کے متناسب استعمال کے ساتھ ساتھ قوت مزاحمت رکھنے والی اقسام کا انتخاب کیا جائے۔ فصل سے پرندوں اور کیڑوں کا انسداد کیا جائے۔ بیج کو ٹائسن ایم 2 گرام فی کلوگرام لگا کر کاشت کریں۔ ہیڈ رات کے حملہ کی ابتدائی علامات ظاہر ہونے پر شرابی ملسا کس یا بیلی

جڑی بوٹیاں: موسم کی مناسبت سے سورج مکھی برائے سٹ، ڈیلا، قلفہ، چولائی، مدھانہ، سواکھی، لمب گھاس، ہاتھو چنگلی پالک، دمی سٹی وغیرہ مملہ کرتی ہیں۔ پٹریوں اور ڈرل سے کاشتہ فصل سے جڑی بوٹیاں تلف کرنے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

الف۔ پٹریوں پر کاشتہ فصل: پٹریوں کے کناروں پر کاشت کرنے کے بعد بہاریہ فصل میں ایک تا دو دن کے اندر اندر اور موسمی کاشت کی صورت میں چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ڈوآل گولڈ یا پینڈی میتھالین سپرے کریں۔ بہاریہ کاشت کی صورت میں ڈوآل گولڈ 8 ملی لٹریا پینڈی میتھالین 12 ملی لٹری لٹریا پنی ملا کر سپرے کی جائے۔ موسمی کاشت کی صورت میں زمینی درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے زہروں کا اثر تیز ہو جاتا ہے۔ اس لئے موسمی کاشت کی صورت میں ڈوآل گولڈ 6 ملی لٹریا پینڈی میتھالین 10 ملی لٹری لٹریا پنی ملا کر سپرے کی جائے۔

ب۔ ڈرل سے کاشتہ فصل: اگر فصل ڈرل سے کاشت کرنی ہو تو زمین کی تیاری کے دوران آخری ساہاگے سے

تا 60 ملی لٹر، ہیڈ ماتھ کے لئے کلور پائزی فاس 1000 ملی لٹری ایلکوسولٹریا پنی ملا کر سپرے کی جاسکتی ہیں۔

لشکری سنڈی کے خلاف میچ یا ونس 200 ملی لٹریا کلور پائزی فاس 1000 ملی لٹری ایلک

یالدار سنڈی کی صورت میں ساہیر یا ڈیلا منتھریں 250 ملی لٹرو شروع میں ٹوکہ حملہ کرے تو اینڈوسلفان 800 ملی لٹری ایلک

چونکین: جی جوں کے گرم خشک موسم میں سورج مکھی پر نیتا تاجوؤں کا شہد بد حملہ ہو سکتا ہے۔ ان سے بچاؤ کے لئے سونیک انوران 200 گرام فی ایلک کے حساب سے سولٹریا پنی ملا کر سپرے کی جاسکتی ہیں۔

پرنوں سے بچاؤ: اگر الگ تھلگ کم رقبہ پر کاشت ہو تو طوطے اور دیگر پرندے کافی زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پرنوں سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ سورج مکھی کو وسیع پیمانے پر کاشت کیا جائے۔ فصل کے آر پار چھیلے کاغذ کی پٹیاں لگائی جاسکتی ہیں۔ نیز بندوق سے فائر کر کے یا پناشے وغیرہ چلا کر ان سے بچاؤ ضروری ہے۔



پھول آوری کے دوران پرنوں کا حملہ ہوتا ہے



جزی بوٹیوں سے بچاؤ کے لئے احتیاط کے ساتھ پنڈی میٹھالین سپرے کی جاسکتی ہے

سانز بہت چھوٹا ہونا بھی اس کی کاشت کی راہ میں اہم رکاوٹ ہے۔

پیداواری عوامل کا حصہ: اہم پیداواری عوامل کے اخراجات میں آبپاشی و کھادوں کا حصہ تقریباً 30 فیصد، زمینی، ہمواری و تیاری و کاشت کا 20 فیصد، کیڑوں،

پچلے ڈوال گولڈ 800 ملی لیٹر یا پنڈی میٹھالین 1200 ملی لیٹر سلز پانی ملا کر سپرے کی جائے۔ اس کے بعد فصل کو ڈرل کی مدد سے کاشت کر دیا جائے۔

پیداواری مسائل: مارکیٹنگ کے مسائل، چارکول، راش کی بیماری، پرندے، جڑی بوٹیاں، فصلی ترتیب میں



جزی بوٹیوں سے بچاؤ کے لئے غیر جلا استعمال کی صورت میں پنڈی میٹھالین سورج کھمبی کو نقصان پہنچا سکتی ہے

بیماریوں اور جڑی بوٹیوں سے بچاؤ کا 20 فیصد، فصل کی

Adjust نہیں ہو رہا۔ نیز کاشتکاروں کے رقبہ جات کا

برداشت و مارکیٹنگ کا 30 فیصد بنتا ہے۔ ان اخراجات میں زمین ٹیکس شامل نہیں ہے۔

کھیانہ ڈاگوجرہ موڑ تحصیل و ضلع بہنگ
فون نمبر 0345-7581821

میاں عبدالغفور ولد غلام رسول چک نمبر 236 گ ب
پچیانہ روڈ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

فون نمبر 0300-6660236

متعلقہ سائنس دان

ڈاکٹر بشر حسین اسمبلیٹ بائیسٹ شعبہ تیلہ اراجناس
ایوب ریسرچ فیصل آباد

فون نمبر: 0334-6568582

پیداواری اخراجات اور آمدن: اس وقت یعنی

پہلے عشرے کے آخری سالوں کے دوران ذاتی زمین اور
بچ کی صورت میں سورج مکھی پیدا کرنے کا ایک خرچ

27 ہزار (دو سٹی پنجاب کے 20±10 ایکڑ والے کاشتکار نصف ہزار ہری
پانی دستیاب، ہاگزیرا ذاتی اخراجات شامل کرنے کی صورت میں زمینی تیار
کاٹ 5000، بیج 3000، کھادیں 7000، پانی 2000، جزی
ہوئی 1000، ٹیکس و پیاری، 1000، گنہداشت 2000، برداشت 2000
تفریق و منافی 3000، متفرق 2000، کل 27000) روپے آتا

ہے۔ پوری پیداواری ٹیکنالوجی پر عمل پیرا ہونے کے
ساتھ ساتھ اگر ذات حق کی مہربانی سے موسمی حالات بھی
سازگار رہیں تو 25 من سورج مکھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جس
سے چالیس تا پچاس ہزار روپے کمائے جاسکتے ہیں۔ موسمی
حالات کی سازگاری کے بغیر سورج مکھی کی نفع بخش
کاشتکاری بہت مشکل ہے۔

نفع بخش کاشت کے اہم راز: اس فصل کی نفع بخش

کاشتکاری کے اہم رازوں میں آب و ہوا اور علاقے کی
مناسبت سے اچھی قسم کاشت کرنا، قسم اور زمینی ساخت کی
مناسبت سے پودوں کی مناسب تعداد (30 ہزار)،
کیڑے، پیاری اور پرندے سے بچانا اور اچھے طریقے
سے خشک، صاف کرنے کے بعد پیڑیوں (Middle
man) کی ملی بھگت سے بیج کر مارکیٹنگ کرنا شامل ہیں۔

رابطہ کاشتکار: اللہ رکھا چک نمبر 114 ج ب موضع